ہمارے تذکرہ ... [illegible] ... سلسلہ

اسلام کے اردو تاریخی سلسلے میں ... [illegible] ... عالم کی مختلف شانوں میں ... [illegible]

نہیں ... [illegible] ... مطالعہ کیلئے ... [illegible]

... MUSLIM UNIVERSITY ...

حیات ولی

جس میں

دنیا کے مسلمہ مشہور فاضل عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث

دہلوی کی تاریخی زندگی کے تمام واقعات کے علاوہ آپ کے اہل بیت عظیم الشان خاندان

کے تقریباً ایک سو عزیز ممبروں کی لائف نہایت صفائی و خوبی کیساتھ

لطیف عبارت میں لکھی گئی ہے جن پر دو سو سال بلکہ اس سے بہت زیادہ زمانہ سے

تاریخی روشنی چمک رہی ہے

مصنفہ

جناب فاضل اجل عالم اکمل مولانا مولوی محمد رحیم بخش صاحب ... [illegible]

... [illegible] ... علمائے کبار ... [illegible]

... المطابع واقع دہلی ... [illegible] ... چھپی

شیخ احمد شناوی

شیخ احمد شناوی

شیخ احمد۔ علی کے فرزند رشید اور عبدالقدوس بن عباس شناوی کے بلند اقبال پوتے ہین آپکے
آباء بزرگوار۔ اولیاء کبار اور بڑے جاہ وجلال کے لوگ تھے شیخ عبدالوہاب شعراوی نے جو ایک مختصر
ریمارک آپ کے علم وفضل کی نسبت کیا ہی وہ حقیقت مین آپکے لئے ایک اعلے درجہ کا سارٹیفکٹ ہوسکتا ہی
شعراوی لکھتے ہین کہ شیخ احمد شناوی علم شریعت وحقیقت کو جامع تھے علم حدیث شمس رملی اور اپنے والد بزرگوار
سے پڑہا تھا اور سید غضنفر اور شیخ محمد بن ابی الحسن بکری سے حدیثین روایت کین اور اپنے والد علی سے خرقہ
صوفیہ زیب بدن فرمایا اسکے بعد سید صبغۃ اللہ کی صحبت سے ہمیشہ فیضیاب رہے اور آخرکار اُن کے دست
مبارک سے خرقہ پہنا اور انکی فیض صحبت کے درجہ عالیہ پر پہنچے اور ایک ممتاز وشستہ خلیفہ قرار دیے گئے شیخ احمد
کے لئے یہ جملہ ضرب المثل ہوگیا تہا کہ لوکان الشعراوی حیاما وسعہ الا اتباعی یعنی اگر شعراوی بہی زندہ ہوتے
تو انہین بہی بجز میری اتباع کے اور کچھ کرتے دہرتے بن نہ پڑتا۔

بیان کیا جاتا ہی کہ ایک دن شیخ احمد شناوی اپنے حجرہ مین سوتے تھے دیکھتے ہین کہ حجرہ کی دیوار پر ایک گرگٹ
چلا جاتا ہی شرع کے قانون کے موافق آپنے اُسے مار ڈالنا چاہا لیکن شہود وحدت نے فوراً ہی آپکے اِس
ارادہ کو مضمحل کردیا دوسری مرتبہ آپنے پھر اُس کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا لیکن اب بہی شہود وحدت نے
آپکے اِس داعیہ کو شکست دی غرضکہ آپ اِن دونون خطرون کے مابین سخت متحیر تھے انجام کار امتثال
شرع کا ارادہ غالب ہوا اور آپنے ایک پتھر اُٹھا کر گرگٹ کی طرف پھینکا نشانہ نے خطا کی اور گرگٹ پتھر
کی زد سے بچکر بھاگ گیا یہ دیکھکر آپ بہت خوش ہوئے اور جوش مسرت مین زبان مبارک سے نکلا الحمد للہ
الذی جمع بین الامرین یعنی خدا کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے دونون باتون پر عمل کرا دیا۔

اس حکایت کی عقب مین شیخ احمد قشاشی نے (جو جناب شیخ احمد شناوی کے فرزند معنوی اور ممتاز خلیفہ ہین اور
جنکے حالات آیندہ بیان ہون گے) فرمایا کہ اگر مین ایسے مقام پر ہوتا تو ذرا توقف وتردد نکرتا اور گرگٹ کے
سر کو فوراً پتھر سے کچل ڈالتا۔

شیخ احمد شناوی نے بہت سی پر مغز اور عاقلانہ مقولے تحریر کئے ہین منجملہ اُنکے بطور مشتے نمونہ از خروارے یہ
ہین "العہد ما یحفظ وان لم یحفظ" متاخرین اہل حرمین کے عرف مین قبول بیعت کو اخذ عہد سے تعبیر کرتے ہین

اِس بنا پر شیخ احمد شناوی کے اِس حکیمانہ مقولے کے یہ معنی ہوئے کہ مشائخ صوفیہ مین سے جو میری بیعت قبول کرتا ہے اُس طرح پر تمام مشائخ کی برکت حالت زندگی اور حالت موت مین اُس کے شامل حال ہوتی ہے۔ یہ بھی آپ ہی کا پر مغز فقرہ ہے کہ "لا یدخل النار من رآنی ومن رأی من رآنی الی یوم القیامۃ" یعنی جس شخص نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا وہ کبھی دوزخ مین داخل نہوگا"

آپ کا انتقال ۱۰۲۸ھ ہجری مین ہوا اور موضع بقیع مین دفن ہوئے۔

شیخ احمد قشاشی

شیخ احمد قشاشی

شیخ احمد قشاشی شیخ محمد کے فرزند اور شیخ یونس قشاشی کے پوتے ہین جو عبد النبی کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ شیخ یونس کو عبد النبی کا لقب پبلک نے اِس وجہ سے دیا تھا کہ آپ آدمیون کو اجرت دیکر مسجد مین بٹھاتے اور جناب نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھواتے تھے اور قشاشی کے ساتھ ملقب ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ اپنے تئین مخفی اور پوشیدہ رکھنے کی غرض سے قشاشہ فروشی کیا کرتے تھے یعنی دوات پرانی قلمین اور پرانی جوتیان وغیرہ کم قیمت چیزین فروخت کیا کرتے تھے کیونکہ قشاشہ کم قیمت اور پرانے اسباب کو کہتے ہین۔

شیخ احمد قشاشی علم شریعت اور حقیقت مین امام وقت اور مجتہد عصر تھے جب حقایق سخن مین ذکر چھڑ جاتا تو آپ ہر بات کو آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے مدلل و مبرہن کرتے آپ نے بہت سے مشائخ کی صحبت اُٹھائی اور اپنے والد بزرگوار سے خرقہ طیب بہم کیا لیکن حقیقت مین آپ کے کمال نے شیخ احمد شناوی کے ہاتھ پر عروج پایا اور یہی وجہ تھی کہ شیخ احمد قشاشی اپنے تئین شیخ احمد شناوی کی طرف منسوب کرتے اور اس انتساب کو ذریعہ فخر سمجھتے تھے۔

بیان کیا جاتا ہی کہ شیخ احمد قشاشی نے مشائخ صوفیہ کی تلاش مین دور دراز ملکون کا سفر کیا اور ایک عرصہ دراز تک سیاحت مین مصروف رہے لیکن لوٹتے وقت جب جدہ مین پہنچے تو اُنہین ایک واقعہ مین معلوم کرایا گیا کہ شیخ احمد شناوی تکمیل کے مرتبہ پر پہنچ گئے ہین اُن کے ذاتی کمالات معراج کمال پر ترقی کر گئے ہین اور باطنی علوم کا ستارہ بڑے جاہ وجلال کے ساتھ چمک رہا ہی لیکن چونکہ کوئی معنوی فرزند نہین رکھتے ہین اسلئے تمہین اپنے فرزندی کے انتساب سے مشہور کرنا چاہتے ہین اب تم جاؤ اور اُنکی خدمت مین چند روزہ زندگی بسر کرو چنانچہ شیخ احمد قشاشی اسی وقت جدہ سے روانہ ہو گئے اور بہت جلد شناوی کی خدمت مین پہنچے